سوال

(44) جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے سوالات پوچھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ریاض سے برادر صالح علوی بشر نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ یمن کے بعض علاقوں میں کچھ لوگ ہیں جو سادات کہلاتے ہیں اور یہ لوگ شعبدہ باز ہیں اور دین کے منافی کئی کام بھی کرتے ہیں مثلا یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ لوگوں کو پیچیدہ اور نازک بیماریوں سے شفا بخشنے کی قدرت رکھتے ہیں اور اس کی دلیل کے طور پر وہ اپنے جسم میں خنجر پیوست لیتے ہیں یا اپنی زبان کو کاٹ کر دوبارہ جوڑ لیتے ہیں اور اس سے انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ ان میں سے کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں اور کچھ نماز بھی نہیں پڑھتے۔ خود تو دوسرے خاندانوں میں شادی کر لیتے ہیں لیکن اپنے خاندان کی عورت کا دوسرے خاندان کے کسی مرد کو رشتہ نہیں دیتے۔ مریضوں کے لئے دعا کرتے ہوئے اس طرح کہتے ہیں کہ اے اللہ! اے فلاں! ۔ ۔ ۔ اپنے آباؤاجداد میں سے کسی کا نام لیتے ہوئے ۔ ۔ ۔ زمانہ قدیم میں لوگ ان کی تعظیم کرتے، انہیں غیر معمولی انسان سمجھتے اور یہ کہتے تھے کہ یہ مقربین بارگاہ الہی ہیں بلکہ وہ انہیں رجال اللہ کے نام سے موسوم کرتے تھے، البتہ اب لوگوں کی رائے ان کے بارے میں مختلف ہے خاص طور پر نوجوان طبقہ اور طالب علم ان کے خلاف ہیں جبکہ معمر لوگ اور غیر تعلیم یافتہ لوگ ابھی تک ان کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں۔ امید ہے آپ اس موضوع پر روشنی ڈال کر حقیقت حال کو واضح فرمائیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ اور ان جیسے دیگر لوگ در حقیقت ان صوفیوں میں سے ہیں جن کے اعمال منکر اور تصرفات باطل ہیں۔ ان کا شمار ان نجومیوں میں بھی ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ''کیونکہ یہ لوگ علم غیب کا دعوی کرتے اور جنات سے خدمت لیتے ہیں لہذا اس حدیث شریف کے پیش نظر ان کے پاس جانا اور ان سے کچھ پوچھنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ''جو کوئی کسی نجومی کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے دین و شریعت کے ساتھ کفر کیا جسے اللہ تعالی نے حضرت محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا ہے۔''

ان کا غیر اللہ کو پکارنا اور اس سے استغاثہ کرنا یا یہ گمان کرنا کہ ان کے اسلاف اور آباواجداد اس کائنات میں تصرف کرتے یا مریضوں کو شفا دیتے ہیں اور فوت یا غائب ہونے کے باوجود ان کی دعا کو سنتے ہیں تو یہ سب اللہ تعالی کی ذات گرامی کے ساتھ کفر ہے اور یہ سب مشرکین کے اعمال ہیں لہذا واجب ہے کہ ان کا اور ان کے پاس جانے، ان سے سوال پوچھنے اور ان کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا جائے کیونکہ ایک طرف ان کے اعمال نجومیوں اور کاہنوں جیسے ہیں تو دوسری طرف ان مشرکوں جیسے ہیں جو غیر اللہ کے پجاری ہیں، غیر اللہ سے استغاثہ کرنے والے ہیں اور غیر اللہ یعنی جنات، مردوں اور ان لوگوں سے مدد مانگتے ہیں جن کی طرف یہ منسوب ہیں اور جن کے بارے میں ان کا گمان یہ ہے کہ وہ ان کے آباؤاجداد اور اسلاف ہیں یا یہ ایسے ہی دیگر لوگوں کو پکارتے ہیں جن کے بارے میں ان کا گمان یہ ہے کہ انہیں ولایت و کرامت حاصل ہے۔ یہ سب اعمال شعبدہ بازی، کہانت اور نجومیت ہیں اور شریعت مطہرہ میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ان لوگوں سے بعض منکر تصرفات کا ظہور ہوتا ہے مثلا اپنے جسم میں خنجر پیوست کر لینا یا اپنی زبان کو کاٹ دینا تو یہ سب دجل وفریب اور اس جادو کی قسموں میں سے ہے جسے نصوص کتاب وسنت نے حرام قرار دیا اور اس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے لہذا اس قسم کی باتوں سے

ایک عقل مند آدمی کو فریب خوردہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ اس قسم کی باتیں ہیں جن کا اللہ تعالی نے فرعون کے زمانہ کے جادوگروں کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے کہ :

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ٦٦ ... سورة طه

''موسی (علیہ السلام) کے خیال میں وہ ایسی آنے لگیں کہ وہ (میدان میں ادھر ادھر) دوڑ رہی ہیں۔''

یہ لوگ جن کا سوال میں ذکر کیا گیا ہ انہوں نے جادو، شعبدہ بازی اور کہانت کو یکجا کرلیا ہے۔ نجوم، شرک اکبر، غیر اللہ سے استعانت واستغاثہ اور دعوی علم غیب اور کائنات میں تصرف کے دعوی کو بھی یکجا کرلیا ہے۔ یہ سب شرک اکبر، کھلم کھلا کفر اور شعبدہ بازی کے وہ اعمال ہیں جنہیں اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔ نیز ان باتوں میں اس علم غیب کا دعوی بھی ہے جسے بجز اللہ سبحانہ وتعالی کے اور کوئی نہیں جانتا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ٦٥ ... سورة النمل

''کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب نہیں جانتے۔''

ان سب مسلمانوں پر جوان کے حالات سے آگاہ ہیں، یہ واجب ہے کہ وہ ان کی تردید کریں، ان کے سوء تصرف کو واضح کریں اور بتائیں کہ یہ ایک منکر امر ہے۔ ان کے یہ اعمال شرک اور کفر ہیں کہ ان میں شعبدہ بازی، کہانت اور نجومیت ہے، نیز دعوی علم غیب بھی ہے اور یہ سب ضلالت، کفر اور باطل کی قسمیں ہیں۔ ان سے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں سے بچنا واجب ہے۔ اسی طرح یہ بات کہ دوسرے خاندانوں سے رشتے تو لیتے ہیں لیکن ان کو رشتے دیتے نہیں، یہ بھی جہالت وضلالت کی بات ہے، شریعت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں، ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ١٣ ... سورة الحجرات

''لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم کو ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔''

اگر ان کا تعلق سادات یا بنی ہاشم سے ہو تو پھر بھی ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنی بیٹیوں کے رشتے دوسرے خاندانوں کے لئے حرام قرار دیں، یہ بھی ایک منکر امر اور رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کے مخالف ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کردیا تھا حالانکہ یہ اسدیہ ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا نکاح

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کردیا تھا حالانکہ یہ قریشی ہیں، اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کردیا تھا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق بنوہاشم سے نہیں بلکہ بنوعدی سے ہے۔ الغرض اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کا موقف باطل اور سلف کے عمل کے مخالف ہے، لہذا واجب ہے کہ انہیں نصیحت کی جائے، اللہ تعالی کے حکم سے انہیں ڈرایا جائے اور کہا جائے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی بارہ گاہ میں ان تمام امور سے توبہ کریں جو اس کی شریعت مطہرہ کی خلاف ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں اور ان سب کو ہدایت سے نوازے!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص192

محدث فتویٰ